UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226067
UNIVERSAL
LIBRARY

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ

للہ الحمد کہ در باب اخراج فرقۂ باطلہ از مساجد معمورۂ اہل سنت والجماعت نسخہ ہے ۔

انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد

وفتویٰ ہای دیگر مؤلفہ مولوی محمد خلف الرشید مولانا مولوی عبد القادر صاحب مرحوم لودھیانوی اور بعض یادداشت حاشیہ تازہ مفید خاص و عام در مطابقت اہل ہوا

سنہ ۱۳[illegible] ہجری
مطبع حسینی دہلی میں طبع ہوا

۱۲۷۶

نحمدہ ونصلی علی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	رسولہ الکریم
۲۹۷۱۳۹	سوال	CHECKED 1958

کیا فرماتے ہین علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ جو شخص کسی ایک مذاہب اربعہ سے
مقلد و تقلید کو شرک و حرام جانکر ترک کرے اور ائمہ دین خصوصاً امام اعظم کو مورد آن آیات کا قرار
دے جو کفار کے حق مین وارد ہین جیساکہ نظام الملت مین غیر مقلد جالیسری نے لکھا
ہے اور سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطاب کو بسبب بیس رکعت تراویح کے بدعتی کہے اور استقرار
خدا جل جلالہ کا عرش پر ثابت کرے جیساکہ مولوی صدیق حسن بھوپالی نے رسالہ احتواء علی
العرش مین لکھا ہے اور مطلقہ ثلثہ کو (یعنی تین طلاق والی) بدون حلالہ کرنے کے واسطے شوہر اول کے جواز نکاح
کا فتوی دے جیساکہ مولوی محمد حسین لاہوری نے رواج دیا ہے اور نظام الملت مذکور مین
لکھا ہے کہ جو احادیث و آثار صحیحین اور موطا امام مالک مین موجود ہین انپر بلا تحقیق عمل کرنا
درست ہے اور حالانکہ کتب مذکورہ (چھ کتب حدیث) مین احادیث منسوخہ اور ماولہ بھی موجود ہین جیساکہ
حدیث متعہ اور اثر عبد اللہ بن عمر کی (یعنی ساتوں کتب حدیث) جس سے جائز ہونا وطی فی الدبر کا ظاہرا معلوم ہوتا ہے
صحیح بخاری مین موجود ہے اور واسطے جواز مواکلت و مشاربت اہل کتاب کے (یعنی اعلام) یہ افترا باندہتا ہے
کہ حضور والا آمیز چربی خنزیر ملیا کئیے ہوئے اہل کتاب کے یہان سے آیا کرتے تھے معاذ اللہ آنحضرت
انکو کھایا کرتے تھے جیساکہ مولوی عطا محمد ہوشیارپوری نے رسالہ اظہار الحق مین لکھا ہے
اور اس رسالہ پر مولوی نذیر حسین اور مولوی محمد حسین لاہوری وغیرہ کی ثبت ہوکر
لاہور مین چھپکر یہان لودھیانہ کے پاس آیا اور اخبار نور افشان مین دیر تک چھپتا رہا آیا
ایسا شخص زمرہ اہل حق سے خارج ہے یا نہین اور ایسے شخص کو یا اہل سنت کو اسکے آنے سے عوام
اہل اسلام کے عقائد بگڑ جاتے ہین مساجد سے اخراج کرنے والا وعید آیت ومن اظلم ممن منع
مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا مین داخل ہے یا نہین بینوا توجروا

سورۃ البقرہ پارہ ۱ رکوع ۱۴

حاشیہ صفحہ ۲ سطر ۴ - لہ مثل مولوی نذیر حسین پوربی ثم الدہلوی کے جیسا کہ اپنے معیار الحق مطبوعہ ناظری لاہور ۱۲۹۸ کے صفحہ ۳ مین یہ عبارت اِمَامُنَا وَسَیِّدُنَا اَبُوحَنِیْفَةَ النُّعْمَانُ رحمہ اللہ ترجمہ یعنی امام ہمارے اور سردار ہمارے ابوحنیفہ النعمان رح **انتہی** لکھے تو اس کلام نے مقلد ابوحنیفہ رح کا ہونے پر دلالت کری

صہ ۲ س ۴

لہ مثل مولوی نذیر حسین مذکور کی جو واقعہ الفتوی وافعہ البلوی مطبوعہ فاروقی دہلی ۱۲۱۰ کے صہ ۲۰ و ۶ مین اور اسی معیار کے صہ ۵۲ مین تقلید معین کو شرک و حرام وانکر ترک کرے بلکہ اپنے ثبوت الحق الحقیق مطبوعہ اول حسینیہ فیض دہلی ۱۲۹۶ کے صہ ۲ و ۳ و ۴ و مطبوعہ بار دوم مطبع حنفی دہلی ۱۲۹۶ کے صہ ۳ و ۴ و ۱ مین تقلید شخصی (یعنی ترجمہ تعیینی) کو عمل قبیح اور مردود و بدعت حقیقیہ و فعل جاہلیت کا لکھے اور مثل انکے لالہ ہر چند لالہ دلوا چند صاحب لکھنوی کے

حاشیہ در حاشیہ لہ اور مقلدین رحمہم اللہ کو فاسق و متعصب و مبتدع جو لکھے معاذ اللہ من ہذہ التعصب ثبوت الحق مذکور صہ ۲ مین اور واقعۃ الفتوی دافعۃ البلوی مذکور مطبوعہ فاروقی دہلی کے صہ ۲ مین تو اب غور کرکے دیکھو کہ ہزار ہا کتب شریعت مین مذکور ہے کہ سوائے منکر مجمع علیہ کے کافر نہ کہنا چاہئیے تو پہلے مقلدین ائمہ اربعہ کا مسلمان ہونا بقول مولانا محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی کہ جنکے اُستاد ہونیکا یہ فخر کرتے ہین معلوم کرلو معہ انکے فتوے دو قول انکے شاگرد کے تو پھر تمکو معلوم ہو جاوینگا کہ مولوی صاحب مسلمانون سے جدا ہین بموجب حدیث کے وہ اپنی کتاب مائۃ المسائل مطبوعہ نولکشور ۱۲۱۰ کے صفحہ صہ ۹۲ مین سائل کے جواب مین فرماتے ہین کہ چارون مذہب بدعت نہین نہ سیئہ نہ حسنہ بلکہ پیروی انکی مین پیروی سنت کی ہے انتہی الخ اثبات تقلید شخصیہ مطبوعہ احسن المطابع پٹنہ سنہ ۱۲ صہ ۲۰ و ۴۰ و ۳۹

(یعنی حدیث ۱۲)

خلاصہ چار مذہبون کے مقلدون مین سے کسی مذہب خاص کے مقلد کو بدعتی نہ کہنا چاہئے اسواسطے کہ پیروی مذہب ایک کی ان چارون مین سے پیروی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے باعتبار ظاہر و باطن کے پس حدیث کی پیروی کرنے والے کو بدعتی کہنا گمراہی ہے **تمہ** انتہی (کیفیت مقدمہ مظفرپور مطبوعہ احسن المطابع پٹنہ صہ ۱۲ و دوسری عبارت انکے فتوے کی انکو جھوٹا کرکے بموجب حدیث کے دیکھو انکو کیا منافق ہے وہ یہ ہے تیار کیا ہوا مولوی اسمٰعیل صاحب حنفی نہ کی

ملازم مرزا الٰہی بخش مرحوم کا بعد طبع ہو جانے معیار الحق کے مہر شدہ ۱۲۸۴ھ کا جو شخص کہ ایک مذہب کی پیروی کرنے کو بدعت و ضلالت کہتا ہے وہ مردود اور گمراہ ہے مہر سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱ انتہی ف انکے اس فتوی سے تین۳ باتین معلوم ہوئین اوّل تو یہ کہ تقلید کرنی ایک امام کی ائمہ اربعہ رحمہم اللہ سے ہدایت ہے کیونکہ ضلالت کی ضد ہدایت ہے) نہ ضلالت اور گمراہی دوسرے یہ کہ سنّت ہے بدعت کی ضد سنت ہے دیکھو معیار الحق صفحہ ۲۲ و ۲۳ و تقویۃ الایمان مطبوعہ فاروقی دہلی ۱۳۰۵ھ صفحہ ۴ تیسرے یہ کہ خیر القرون میں داخل ہے اسلیے کہ جو چیز بعد خیر القرون کے ہے وہ بدعت ہے مولوی صاحب کے نزدیک معیار مذکور صفحہ ۶۳ - اور حدیث و پیغمبر کے پیرو کو مسلمان کہتے ہیں محدث رحمہ اللہ تو اُنکو یا تقلید کو بُرا کہنے والا آپ ہی مصداق ہے اُن کلمون کا بموجب احادیث کے اور مسلمانونکو جائز کافر کہنے سے آپ ہی اُنکا مصداق بنا ہوا ہے تیسرے اُنکا شاگرد مولوی صدیق حسن معزول بھوپال کا بھی قول احتواء علی مسئلۃ الاستواء مطبوعہ محمدی لاہور ۱۲۹۱ھ میں یہ کہ سنو کہ مذاہب فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے چار گروہ میں حنفی مالکی شافعی حنبلی انتہی یعنی جنتی ۱۲ تو ان عبارتون سے کئی باتین معلوم ہوئین اوّل تو تقلید معین کا ثبوت دوسرے مقلدین کا جنتی ہونا تیسرے ان مسلمانون کا بہتر فریق سے جدا ہونا چوتھے مولوی صاحب کا کذب اور بے خبر ہونا اب مسلمانون کو مبتدع کہنے والے کی وعید دیکھو تو اب سنو حدیث کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہتا ہے مومن کو اے کافر بس وہی بہتر سے کافر ہونے کے انتہی از حق البیان مطبوعہ مصطفائی دہلی ۱۲۸۳ھ صفحہ ۴ -

حدیث دوئم فرمایا آنحضرت نے جب کہا کسی شخص نے کہ گمراہ ہو گئے آدمی بس وہ ان سب مین زیادہ گمراہ ہے انتہی از فتح المبین مطبوعہ لکھنؤ فرنگی محل ۱۳۱۱ھ صفحہ ۱۵ لیکن انکو حدیث اور عذاب کا خوف نہین اگر خوف ہوتا تو یہ اپنے معیار مذکور کے صفحہ ۲۲۶ مین بخاری اور مسلم کی حدیث انس رضی اللہ عنہ والی مین حنفیون کی سند بکار شنیہ کو لفظ والعصر کا کیون بڑھاتے مطابق کر لو بخاری اور مسلم کو کہ جو بد ملک و دیار میں موجود ہے اور مولوی صاحب نے نقل بار بار حدیث بنانیوالونکو اور معنی اپنی طبیعت سے کرنیوالونکو مولوی اسمٰعیل جو مستند ہین انکی اور تقویۃ الایمان صفحہ ۶۳ میں کہتی ہیں کہ اللہ اونکا مونھہ کالا کرے ـــــــ انتہی جیتا مرتا منصلین

ہمارے قلمی نسخہ ۱۳۰۵ھ کے ہین ہے مطبوعہ مین کم و بیش کردیا ہے ۱۲

امام کے محی الدین نے کسی ناعاقبت اندیش سے کتاب ظفر المبین تصنیف کرا کے طبع کرائی مطبوعہ صدیقی لاہور ۱۳۰۱ھ کے صفحہ ۱۵ مین تقلید شخصی کو شرک و حرام لکھ کر ترک کرے اور کرائے عہ ۔

حاشیہ در حاشیہ عہ اسی سبب سے انکے لئے کفر کے فتوے علماء عرب و عجم نے لکھے اور لکھ رہے ہین چند فتح المبین و جواب الکامل فی ازہاق الباطل و نیز اعظم و نبراس الصالحین و تمصار قادری و جواب نقل فتوی شاہ عبد العزیز کا ترجمہ نامہ ہر ۱۳۰۲ھ مطبوعہ محمود المطابع و کشف الحجاب مع تتمہ وغیرہ مین طبع ہوئے ہین اور خوب انکو اپنے نقل کی داد ملی ہے منگوا کر ملاحظہ کرو اور عبرت پکڑو اس گروہ نو حادث سے ۱۲

صفحہ ۲ سطر ۶

سہ اور مولوی نذیر حسین نے واقعۃ الفتوی مذکور کے صفحہ ۶ مین مورد آیت حق کفار کا نشانہ امام الاعظم رحمہ کو بنایا ہے اور اپنے معیار الحق سنہ ۱۳۰۰ھ کے ۵۲ و ۱۳۱ و ثبوت الحق مطبوعہ بار اول کے صفحہ ۴۰ اور مطبوعہ بار دوم کے ۵۰ صفحہ مین تقلید ائمہ رحمہم اللہ کو احبار اور رہبان مین داخل کیا ہے معہ اجماع متقدین عہ کے ۔

حاشیہ در حاشیہ سہ اور امام صاحب رحمہ کی جناب مین یون گستاخی کی ہے کہ بسبب ہزار رکعت نقل پڑھنے اور شب بیداری کرنیکے بدعتی انکو ٹھیرایا ہے اور یہ دعوی کیا ہے کہ آنحضرت نے عمر بھر کبھی شب کو تیرہ رکعت سے زیادہ نوافل نہین پڑھے اور نہ کبھو تمام شب جاگے انتہی ۔ معیار صفحہ ۲۲ ۔ اب انکے جھوٹ اور افترا پردازی کو دیکھو کہ احادیث صحیحہ انکے دعوے کو رد کر کے خاک مین ملا رہے ہین صحیح بخاری مین ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم کھڑے ہوا کرتے تھے نماز نفل پڑھنے کو یہانتک کہ ورم کر جاتے دونو قدم مبارک آپکے الخ اور نسائی مین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت مین ہے یہانتک کہ دونو پیر آپکے پھٹ جاتے تھے الخ ۔ اسیطرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی شب بیداری کری ہے حافظ ابو نعیم اصبہانی رح حلیۃ الاولیا مین لکھتے ہین یعنی زبیر بن عبد اللہ رض اپنی دادی رہیمہ سے روایت کرتے ہین کہ کہا انہون نے کہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور تمام شب قیام کرتے

مگر قدرے اول شب مین آرام کر لیتے انتہیٰ اور ابن کثیرؒ نے اپنی تاریخ مین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا یہ حال لکھا ہے کہ تھے حضرت عمرؓ کہ لوگون کو عشا کی نماز پڑھا دیتے پھر اپنے گھر مین چلے جاتے
پس برابر فجر تک نماز نفل پڑھتے جاتے اور نہین انتقال کیا یہانتک کہ برابر روزے رکھے گئے انتہیٰ
اور اقامۃ الحجۃ مین لکھا ہے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن مین آٹھ ختم قرآن کرتے جیسا کہ ذکر
کیا ہے بعض شراح صحیح بخاری نے انتہیٰ اور حلیۃ الاولیا مین ہے نافع تابعی رحمۃ اللہ علیہ کی
روایت ہے کہ ابن عمرؓ رات بھر نماز نفل پڑھتے پھر کہتے اے نافع سحر ہوگئی وہ کہتے نہین پھر نماز
پڑھنے لگتے پھر کہتے نافع فجر ہوگئی پس مین کہتا ہان پس بیٹھ جاتے اور اللہ سے استغفار کرتے
اور دعا کرتے صبح تک انتہیٰ از فتح المبین صـ ۲۹۸ و ۳۰۱ و ۳۰۳ - اور ایسی ہی عبادتین اولیاء اللہ
رحمہم اللہ سے بھی منقول ہین بسبب متابعت سنت رسول اللہ صلعم کے دیکھو انتصار الحق و مدار الحق و نصرۃ الابرار
و نصر المسلمین و فیصلہ ختم وغیرہ امام اعظمؒ ان لوگونکے متبعین تھے کیا انکو کوئی بدعتی کہہ سکتا ہے بلکہ یہ آپ ہی بدعتی ہوئے ۱۲

م تقلید باطل کرنے کے لیئے اجماع مین یہ قید لگائی کہ جس اجماع کی سند قرآن و حدیث سے نہ پائی جاوے
وہ اجماع باطل ہے انتہیٰ معیار صـ ۲۳۲ محصلاً - تو اس پہلو سے تقلید ائمہ رحمہم اللہ کو باطل کیا جسکی جڑ
کی دلیل اجماع کے دلائل سے بھی تھی آپ مولوی صاحب سے پوچھو کہ یہ قاعدہ خاص تقلید کے لیئے گھڑا
ہے یا کل امور کے واسطے اگر شق اول کے لیئے تیار کیا ہے تو آپکے باطل کرنے سے تقلید باطل نہ ہوگی یہ تو
مثل پہاڑ عظیم الشان کے مستحکم ہوگئی ہے جو کوئی عداوت سے اپنی افواہی ہوا سے اسکی طرف حملہ کرکے
متزلزل کرنا چاہیگا خود ٹکرا کر اپنا سر پھوڑیگا اور منہ کے بل گریگا یہ پہاڑ اپنی ہی جگہ قائم رہا ہے اور رہیگا
انشاء اللہ تعالیٰ - اسکے اثبات مین ادلۂ اربعہ یعنی قرآن و احادیث وغیرہ سے بیشمار دلائل موجود ہین اگر
شوق ہو تو انتصار الحق و مدار الحق و عروۃ الوثقیٰ و پیشین گوئی و ابحاث فریدکوٹ و نصرۃ الابرار و مجموعۂ فتاویٰ
و تحفۃ العرب و العجم و مقدمۂ مظفرپور و تذکرۃ المذاہب و قول المبین و اثبات تقلید شخصیہ و حق البیان
و انتصار الاسلام و اشتہار محمد یوسف و شواہد الحق و قول الرشید و توفیر الحق وغیرہ کو دیکھکر تسلی کرلو اور جو
شق ثانی ہے تو بڑی مصیبت تم پر لادین تو کیا دنیا کو بھی چھوڑا یا ذرا کان لگاکر سنو اول احادیث
[illegible] ۱۲

صحاح ستہ کی نقل اڑ گئین اور لایق عمل کے نہین رہین اسلیئے کہ اب ہر بادی کے قول پر دلیل قرآن یا حدیث سے تکو لانی پڑیگی ورنہ احادیث کی کتب تو سب باطل ہوئین اسیطرح قرآن شریف بحیثیت موجودہ جو کہ جمع کیا ہوا حضرت ابوبکر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا لغت قریش پر ہے بغیر دلیل آیت و حدیث کے لائے باطل ٹھیرا معاذ اللہ من ہذہ القاعدہ دوسرے یہ کہ اس گروہ کے ہر ایک متنفس کو اپنی والدہ صاحبہ کے زوج کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے اسپر حدیث پیش کرنی ہوگی کیونکہ اُسنے جو اپنے تئین اپنے والد کے نطفہ سے بموجب قول ایک اکیلی عورت یعنی والدہ شریفہ کے) جانا کہ جو بلا دلیل دلائل موضوعہ مذکورہ کے ہے تو باطل ہے ورنہ بتلائیے کہ کیونکر تسلیم کرکے اسپر تکیہ کر بیٹھا اور اگر کوئی دلیل نہ ملے تو ہم از راہِ احسان کے یہ بھی مشکل آسان کیئے دیتے ہین وہ یہ کہ موافق حکم شریعت کے دو گواہ معاینہ کے وہ پیش کرے مگر گواہونکا یہ بیان ہو کہ ہمنے بچشم خود انکے والد صاحب کو انکی والدہ صاحبہ سے صحبت کرتے ہوئے دیکھا ہے ورنہ اس گروہ کے ہر ایک شخص کا نطفہ بموجب انکے موضوعہ قاعدہ کے بے تحقیق و بے دلیل اور باطل رہیگا اور نسب ثابت نہ ہوگا پھر ورثے اور ترکے مین بھی خلل رہیگا - اور اہلِ سنت کو یہ ضرور نہین کہ ہر بات کی صحت کے واسطے دلیل قرآنی یا حدیث ہو فقط مجتہد مسلّم کا قول کافی ہے یعنی مثلاً امام ابوحنیفہ رحنے جس حدیث سے مسئلہ استنباط کیا وہ ہی حدیث قوی اور صحیح ہے اگرچہ اُسکے بعد والون نے اُسے ضعیف کہا ہو ہمکو کچھ مضر نہین از فیصلۂ رحمانیہ مطبوعہ کلکتہ ۱۳۰۵ھ ص ۵ عبد الوہاب نجدی کے ولد الزنا ہونے کا حال تو مولوی فیض محمد صاحب ساکن بمبئی کے رسالہ اور مجموعۂ وجوب تقلید اور شمس شریعت سے معلوم ہو ہی چکا تھا انکا حال اب کھلا کہ بموجب اس قاعدے کے خلافت ابوبکر صدیق رض کی بھی اُڑ گئی اور یہی مطلب تھا سو اب پورا ہوا جبتک دلیل نہ لاوین سب باطل ہین انشاء اللہ

ص ۲ سطر ۶

۵۳ جیسا کہ مولوی عبد اللہ ساکن مئو نے اپنے اعتصام السنت مطبوعہ کانپور ۱۲۹۲ھ کے ص ۲۰ و ۳۴ مین کہا بلکہ بسبب تیمم اور پانی سے استنجا کرنیکے بھی حضرت عمر رض کو بدعتی اور دوزخی ٹھیرایا ہے اور نواب صدیق حسن خان رئیس معزول بھوپال نے بھی الانتقاد الرجیح مطبوعہ علوی لکھنؤ کے ص ۶۲ و ۶۳ مین بسبب بیس رکعت تراویح کے حضرت عمر رض کو نہایت بیباکی سے خاطی اور مخترع بدعت ضالہ کا لکھا ہے

معاذ اللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ + (اب پھر صہ ۲ کی سطر ۸ سے پڑھو متن کی عبارت کو)

صہ ۲ سطر ۸

۵۵ پورا نام مولوی صدیق حسن مذکور کے رسالہ کا یہ ہے احتوا علی مسئلۃ الاستوا مطبوعہ مطبع محمدی لاہور سنہ ۱۲۹۱ صہ ۴ و ۶ و ۲۰ مین استقرار خدا تعالی کا ثابت کیا ہے عرش پر اور صہ ۲ مین ہے کہ خدا تعالی کے ہاتھ دایان اور بایان اور قدم و پنڈا (یعنی پچھلا پٹھا ۱۲) اور ہتھیلی اور انگلیان اور آنکھین اور منہ اور کمر و پسلی اور جہت یعنی (اوپر نیچے ۱۲) اور بھی ہین اور خدا تعالی آتا اور جاتا بھی ہے اسیطرح جہت تحت و فوق وغیرہ بھی لکھے ہین اور مرزا غلام احمد رئیس قادیان ضلع گورداسپور نے تو اپنے رسالہ سرمہ چشم آریہ مطبوعہ ریاض ہند امرتسر سنہ ۱۳۰۳ کے صہ ۱۳۱ و ۱۳۲ مین خدا تعالی کو مثل حاکم دنیا کے متشکل (طرح کا ۱۲) بنا کر لکھا ہے کہ خدا نے سرخی کی دوات مین قلم ڈبو کر میرے اور میرے ساتھی عبد اللہ کے اوپر چھینٹین پہلے تو دین بعد نقطہ سے میری کتاب دکھا ضما ندر کی لکھی تھی (یعنی بقیہ روشنائی کی ہے ۱۲) مین نے اسپر دستخط کئے انتہی - تعالی اللہ علوا کبیرا نعوذ باللہ من ہذہ العقائد الفاسدۃ پاک ہے اللہ ہر وہم و خیال سے پناہ مانگتے ہین ہم اللہ سے برائی ایسے عقائد فاسدہ کی سے ہم اور دعا کرتے ہین ہم کہ اللہ تعالی سب مومنون کو بچاوے جو مشابہت آدمی یا مثل صورت آدمی حاکم دنیا کے وطول و عرض سے دین موجب آیت لیس کمثلہ شیء الخ کے ان باتون سے پاک ہے +

صہ ۲ سطر ۹

۵۶ یعنی لاہور و امرتسر وغیرہ پنجاب کے شہرون مین اب اس گروہ کے اماموں کا کلام ساتھ سند اور انکی کتب معتبرہ سے سنو کہ درر بہیہ مو اہیر شدہ مطبوعہ بار اول مین مؤلف امام شوکانی نے اور اسکے مترجم نواب صدیق حسن خان معزول مذکور نے اور اسکے صحت کنندہ مولوی نذیر حسین پوربی و مولوی حفیظ اللہ واعظ دہلوی و مولوی محمد اسد علی نے صہ ۴۴ مین اور بار ثانی مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور سنہ ۱۳۰۱ کے صہ ۲۸ مین تو صاف طلاق کرنا حرام لکھا ہے اور بار اول کے صہ ۴۶ مین اور بار ثانی کے صہ ۳۰ مین ہے کہ ایک طلاق سے زائد دو طلاق دی ہون یا تین اور بیچ مین رجوع نہ کیا ہو تو دو طلاق یا تین واقع نہ ہونگی اور اسکے خاوند کو وہ عورت بغیر حلالہ[۵۷] کے درست ہو جاویگی انتہی محصلا بدے معمہ یہ نسخہ ایجادی ان لوگون نے جاری کیا ہے +

حاشیہ در حاشیہ ۵۷ یعنی بغیر نکاح دوسرے شوہر کے پہلے ہی خاوند کو درست [illegible]

ہوجاوے گی۔ یہ مسئلہ بالکل خلاف ہے قرآن مجید اور تمام اہل اسلام کے **ف** جب انکے مقتداؤن کے نزدیک حلالہ کرنا ہی حرام ہو تو پھر بھلا طلاق کب ٹھیک ہوئی اور شوہر اول سے نکاح کرنے کو مولوی محمد حسین کیونکر رواج نہ دین کیا یہ اپنے اُستاد صاحب کے حامی اور مقلد نہین جب اس کتاب پر اُستاد صاحب کی مُہر موجود ہو تو پھر کسی وجہ کا کچھ شک وشبہ نہین ایسی معتبر کتاب آجتک ان لوگون مین کوئی طبع نہین ہوئی۔ اس گروہ کے مولوی عبدالغفور محمدی نے اسی کی عبارت ﷺ ۱۱۱ کی رو سے منی کو شکر مین لپیٹ کر کھانا درست اور رطوبت عورت کے فرج کی پاک اور کُتے کی کھال وگوشت اور اُسکا گوہ ومُوت اور سُور کا گوہ وموت بلکہ سب جانورون درندون وحرام کا اور سور کی چربی وخون اور بال اور کھال بلکہ اور نجس چیزونکے کھانے اور پینے کو درست لکھا ہے اور نماز پڑھنے کے لئے مُصلّی بنانے کا حکم دیا ہے اور مرد کو سب زیور چاندیکا پہننا درست لکھا ہے انتہیٰ۔ استفسار عبدالغفور محمدی مطبوعہ بار دوم مطبع گلشن رشیدی لاہور دیکھ لو تو ایسی معتبر کتاب کے مسائل کو کیونکر رواج نہ دین جبکہ اُسمین تاکید عمل کے واسطے یون لکھا ہے کہ یہ کتاب (یعنی دُرر بہیّہ) عدیم النظیر ہے اور متبع سُنّت کے واسطے چاند وسورج ہے اسکو دانتون سے پکڑے اور آنکھ سمجھے اور اسپر عمل کرنا روا ہے بلکہ عمل کرے تو بڑا سعادتمند نیک انجام ہے انتہی قول مترجم ﷺ ۴ وہ۔ اور مولوی نذیر حسین اسکی ترغیب وتائید مین لکھتے ہین کہ طالب اسکو کسی عالم محقق غیر متعصب مذہب سے سمجھ لے اور بعد فکر کے اسپر عمل کرے انتہی یہ عبارت ﷺ ۴ مین لکھکر مولوی نذیر حسین نے اپنی مُہر چھاپ کری ہے ایسی کتاب کے مسائل کو کسطرح رواج نہ دین اگرچہ قرآن کا خلاف ہو تو ہو جس مذہب کے تو اعد نے قرآن وحدیث وغیرہ کو باطل کردیا ہو اُسکے مسائل کو رواج نہ دین۔ اشتہار محمد یوسف وفتح المبین واحسن الادلہ وجامع الشواہد واستفسار عن صاحب المعیار وعروۃ المقلدین وغیرہ سے تفصیل معلوم کرو ۱۲ الا بہم ﷺ کی سطر ۲ دیکھو

ﷺ ۲ سطر ۱۵

ف رسالہ اظہار الحق کے صفحہ ﷺ ۱۹ مین عربی عبارت اور ترجمہ ﷺ ۱۲ پر یہ ہے کہ وجواز اشتہر علیہ بشم الخنزیر وعن شامی اشتہر عملہ یا بتقمہ الخنزیر وقد جاء وصلی اللہ علیہ وسلم حنیفہ من عندھم فاکل

سنۃ ولم یبیّن عن ذلک الخ ص۱۵ **ترجمہ** اور جوخ (یعنی قروط) جو مشہور ہے بنانا اُسکا ساتھ چربی سوّر کے

اور پنیر شام کا جو مشہور ہے بنانا اُسکا ساتھ پنیر مایہ سوّر کے اور آیا جناب سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پنیر

اُنکے پاس سے پس کھایا آنحضرتؐ نے اُس سے اور نہ پوچھا اُس سے انتہی بلفظہ ص۱۶ ۰ (اب پھر ص۲ کی سطر ۱۵ سے پڑھو)

ص۲ سطر ۱۵

۵۸ مطبوعۂ اتالیق ہند لاہور ۱۸۸۶ء اس رسالہ کو خان احمد شاہ صاحب قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ہوشیارپور نے طبع کرایا ہے اسکے ردّ مین رسالہ الحق مُرشّح ہے اور حوالہ اس عبارت کا بہت سے رسائل مین ہے منگوا کر دیکھ لو ۰

ص۲ سطر ۱۶

۵۹ مولوی نذیر حسین اور انکے بیٹے مولوی شریف حسین مرحوم اور مولوی محمد حسین لاہوری کی سوا ہر اُسکے ص۲۶ مین ہین اسیطرح اس گروہ کے مفتیونکی قبل انکے اور بعد انکے قریب تیس کے مواہیر و دستخط ہین اب کلام خانصاحب کا سنو جس سے سبکو معلوم ہو کہ ایسی فتراپردازی اور بہتان بندی ایسے معصوم سید الاوّلین والآخرین پر اور پھر اُسکو مشتہر کرنا اور اُسکے ممد اور معاون انکا ہونا بڑے تعجب کی بات ہے بلکہ بانی مبانی اور مدد کرنیوالے یہی لوگ ہین اور انہین کی کوشش سے رسالہ تیار ہوا اور طبع ہو کر شایع ہوا مسلمانونکو غمگین کیا اور یادرینکو خوش کیا عبارت اُسکے دیباچہ ص۳ کی یہ ہے

کہ مین تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے اس کار خیر مین میری مدد کی ایک تو مولوی غلام علی قصوری مصنف (یعنی مؤلف کا ۱۲)

تحقیق الکلام کا خاص شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے سب سے پہلے فتوی تحریر فرمایا اسواسطے کہا جاسکتا ہے کہ بانی مبانی اس رسالہ کے وہی ہین اور ایسے ہی انا نذیر حسین دہلوی مُصنّفِ معیار الحق کا اور مولوی محمد حسین لاہوری کا تہِ دل سے شکر گذار ہون

انتہی بلفظہ ۰

حاشیہ در حاشیہ ص۵ یعنی شل مددگار اوّل کے (مولوی نذیر حسین و مولوی محمد حسین) یہ دونو صاحب بھی مددگار میرے ہوئے ہین یعنی اِس فتوے کے تیار کرانے مین اِسلئے انکا بھی شکریہ ادا کرتا ہون اگرچہ مواہیر و دستخط تو اور ونکے بھی ہین لیکن خاص انکی کوشش و مدد سے جو یہ رسالہ الحمد حق تیار ہوا تو ان ہی کا شکریہ ادا کرنا ضرور تھا نہ سب مفتیون کا وہ تو انکے متبعین ہین [illegible] اپنے مقتدا کی مہر دیکھکر اپنی مُہر یا دستخط کردی تو وہ لایق شکریہ کے نہ ہوئے بلکہ مستحق شکریہ وہ ٹھہرے کہ جنکے باعث یہ کام بنا ۱۲

الجواب

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَالْبَاطِلَ بَاطِلًا ایسا شخص مرۂ اہل حق سے خارج ہے کیونکہ تقلید ائمہ دین کی جمیع ممالک اہل اسلام خصوصًا حرمین شریفین اولیاء کرام و سلاطین عظام مین قدیم الزمان سے جاری ہے اور منکرین پر تعزیر لگائی جاتی ہے اور اُن لوگون کے حق ہونے پر آیات و احادیث ناطق ہین یعنی وراثت زمین بطور غلبہ اور امن اور اقامت جہاد و غیرہ جو امت محمدیہ کے حق مین منصوص ہین سب اُنمین موجود ہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ○ ترجمہ فرمایا اللہ جل شانہ نے اور البتہ تحقیق لکھا ہے ہمنے بیچ زبور کے پیچھے ذکر کے کہ تحقیق مالک ہونگے زمین کے بندے میرے نیک قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ○ ترجمہ فرمایا اللہ جل جلالہ نے وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگون سے کہ ایمان لائے تم لوگون سے اور کام کیے اچھے البتہ خلیفہ کریگا اُنکو بیچ زمین کے جیسا خلیفہ کیا تھا اُن لوگون کو کہ پہلے اُنسے تھے اور البتہ ثابت کریگا واسطے اُنکے دین اُنکا جو پسند ہے واسطے اُنکے اور البتہ بدل دیگا اُنکو پیچھے ڈر اُنکے کے امن۔ شاہ عبد العزیز صاحب رح نے واسطے حقیت سُنت جماعت و ابطال مذہب رفض کی اِنہین آیات کو تحفۂ اثنا عشریہ مین دلیل پکڑا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجہاد ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل اٰخر ھذہ الامۃ الدجال ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہاد ہمیشہ قایم رہیگا جب سے پیغمبری عطا ہوئی ہے مجھکو یہانتک کہ مار ڈالیگا آخر اس امت کا دجال کو فائدہ پس اگر تقلید اماما ن دین کی مرضیات حق سے نہوتی تو ہرگز ممالک اہل اسلام مین بموجب قولہ تعالیٰ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمْ

حاشیہ صـــ۱۱ سطر ۲ سلطہ یعنی اہل سنت والجماعت [illegible]

(بقیۂ حاشیۂ صفحہ ۱۱) اسسے خارج ہونیکے دلائل زیادہ معلوم کرنے ہون تو اشتہار محمد یوسف و مسائل ہا بیان گستاخ و منہاج عزا و سیف المسلمین و سیف المسلول و سیف الحق و آسمانی گولہ و تیغۂ الٰہی و نصرۃ المسلمین و جواہر التحقیق و جامع الشواہد و توبانامۂ محمد شفیع و التماس نامہ و ظفر المقلدین و اعلان فتح نشان و نبراس الصالحین و فتح الاخیار و تنقید فی بیان التقلید و فتح الکلام وغیرہ کو دیکھو ۱۲ (پھر صہ کی سطر ا کو دیکھو)

صہ ۱۱ سطر ۴ **سلہ** یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے بلکہ عادت و مرضی اللہ یون ہی جاری ہے اب غور کرو اور کان لگاکر سنو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر رسول و ہر نبی علیہم السلام کو اکیلا بھیجا تا کہ تمام اُمت ایک کا اتباع کرے دو چار کو ایک دفعہ کسی اُمت پر نہین بھیجا یہ تقلید ایک کی ہوئی۔ اب فعل انبیائ سنو کہ باوجود کثرت اولاد کے حضرت آدم نے حضرت شیث کو اپنا خلیفہ کیا سب اولاد کو اُنکے اتباع کا حکم کیا یہ تقلید شخصی نہ تھی تو اور کیا تھا اسیطرح داؤد نے سلیمان کے ساتھ کیا اسیطرح یعقوب نے یوسف کے سپرد کیا یہ تقلید نہ تھی تو اور کیا تھا۔ مین اس تقریر کو طول دیتا اور بہت وجہون سے ثابت کرتا لیکن اسوقت تقلید معین کے مولوی نذیر حسین بھی قائل ہین فرماتے ہین کہ مقلدین (یعنی ایک امام کے) تقلید نا پیدا کنار مین حضرت نوح کے زمانہ سے نہایت حال غرق ہوتے چلے آتے ہین انتہی واقعۃ الفتو صہ بلفظہ **ف** دیکھو ایسی گفتگو علمار کی ہوتی ہے اب تو اصلیت کو پہچانو اس گروہ کی اور یہ ہی وضع تقلید شخصی کی جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جاری رہی بلکہ آپکو بھی اسی تقلید شخصی کا بعض جگہ قرآن شریف مین حکم ہوا آیۂ ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا (سورۃ النحل رکوع ۱۵۔) ایک امام ابراہیم علیہ السلام کی تقلید کا حکم ہوا نہ دو چار کا اسیطرح جناب نے اپنے صحابہ مین حکم جاری کیا (اگرچہ سب انبیاء حق ہین ۱۲) جبکہ حضرت خالد ابن ولید و حضرت عمار بن یاسر کو مع دیگر اصحاب کبار کے ایک غزوہ مین بھیجا اور خالد کو سردار اُن سب کا کیا اور ہمراہیون کو اُنکے اتباع اور فرمانبرداری کا حکم کیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ جہان کہین یہ مقام کرنے کو اپنے اجتہاد سے حکم کرین وہان ہی مقام کرنا اگر یہ لڑنے کو کہین تو لڑنا اگر یہ صلح کرین تو تم انکار نہ کرنا اگر یہ چھاپا مارین تو تم بھی یہی کرنا۔ اگر تھوڑی فوج کو مقابلہ مین غنیم کے کرین اور باقی کو چھپا دین تو ویسا ہی کرنا اگر سبکو مقابلہ کرا دین ایک دفعہ یا چند دفعہ کرکے لڑا دین تو اسیطرح کرنا

اگر ایک ساعت لڑاوین تو اتنی ہی دیر لڑنا اگر ایک پہر یا چار پہر کو حکم کرین تو اتنی ہی دیر لڑنا یہ نہ فرمایا کہ ان سب میرے اصحاب مین سے جسکی تابعداری کروگے اچھا ہے اور نہ یہ فرمایا کہ مقام تو انکے حکم سے کرنا اور صف ایک کے اجتہاد کے موافق باندھنا اور لڑنا دوسرے کے اجتہاد کے موافق اب کہو یہ تقلید شخصی نہین ہے تو اور کیا ہے اسیطرح قدیم سے یہ جاری ہے اور منکر کو (یعنی غیر مقلد کو ۱۲) تعزیر بھی لگائی جاتی ہے شبہ ہو تو شرح تحفہ محمدیہ و شواہد الحق و مجموعہ وجوب تقلید و تلک العشرۃ کاملۃ و کیفیت مقدمہ مظفر پور و تذکرۃ المذاہب وغیرہ سے معلوم کرلو۔ دوسرے یہ عقلی دلیل سنو کہ بغیر تقلید شخصی تم کونسا کام کرتے ہو دین کا یا دنیا کا ایک دو مثال تو سن لو بتلاؤ تو اس دائرہ مین کیا کلمہ ہے (حدیث) اسکو حدیث کیونکر جانا کیا آنحضرت صلعم سے سنا ہے جو حدیث کہتے ہو ہان تو کہہ سکتے ہی نہین راوی کے کہے بموجب کہہ رہے ہو یہ تقلید شخصی نہین تو اور کیا ہے۔ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اسپر کوئی آیت یا حدیث سند کے لیئے ہے کہ جسے یہ راوی حدیث کہدے وہ ہی حدیث ہے یا جسے یہ قوی یا ضعیف کہدے وہ اسی طرح کی ہے۔ اسجگہ بھی ہان تو کہہ سکتے نہین تو کیا اب حدیث کو بھی چھوڑ بیٹھوگے دوسرے اور سنو بھلا اس دائرہ مین کیا حرف ہے (ا) اسکا نام الف اور صورت مذکور پر سند کس آیت و حدیث کی ہے بتلاؤ تو یا کسی شہر کا نام مثلاً دہلی اسکی سند مین کونسی آیت و حدیث ہے کہ راجہ دلیپ سنگھ جو اسکا نام رکھے وہی تم بھی کہا کرنا یہ تقلید شخصی نہین ہے تو اور کیا ہے مفسدون کی باتین شبہ انگیز مین آکر ایک فساد برپا کردیا اسی سبب سے ممالک اسلام مین انپر سخت تعزیرین لگائی جاتی ہین (یعنی دھوکا دیتے ہین ۱۲) بسبب اسکے کہ کفار کی اور اپنی نفس اور خواہش کی تو تقلید کرنے کو درست رکھین اور رات دن انہین مشغول رہین یا ائمہ رح کی تقلید کو شرک و حرام کہین تو پھر انپر کیونکر نہ تعزیر لگائی جاوے یہ فرقہ اسی لائق ہے جبتک ضد و سخن پروری کو نہ چھوڑے اسلیئے کہ اپنے پیشواؤنکی بھی بسبب ضد کے نہین مانتے۔ مولوی اسماعیل ایضاح الحق مطبوعہ فاروقی دہلی سنہ ۱۲۹۷ کے صہ مین کہتے ہین کہ جو چیز پہلے زمانہ مین آپ موجود ہو تو اسکو سنت حقیقیہ سے گنا چاہیئے انتہی اب غور کرو کہ زمانہ پہلے سے مراد انکی خیر القرون ہے اور تمکو اوپر علیہ السلام کے وقت سے تقلید شخصیہ کا اثبات معلوم ہوچکا تو اب اسکے بہتر و سنت ہونے مین کیا شبہ رہا جو نہ مانے اسکو مردود جانکر الگ ہو اور فرق باطلہ مین داخل کرو یعنی مثل رافضی و خارجی کے اسکے ساتھ معاملہ کرو (لاب ہم صلا سطر ۱۲ سے متن کو دیکھو)

صـــ ۱۱ سطر ۱۵ ۱۳۵ اسیلیے مُصنّف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان ہی آیات سے دلیل پکڑی کہ یہ
بھی تو بھائی اُنکے ہی ہین بہت مسائل انکے اُنکے مطابق ہین جیسے رجعت اموات اُنکی یعنی روافض
کے ہان ہے اُسیطرح انکا عقیدہ ہے بموجب دراسات اللبیب مؤلفہٗ مولوی معین جسکو ترغیب دیکر مولوی
نذیر حسین نے لاہور مین طبع کرواکر شایع کرائی اُسکے ص۲۱ کو دیکھو اور ولا الظالین حرف ظ سے خاص اُنکا
ایجادی یہہ مسئلہ ہے اور اُنہی کا طریقہ ہے اُسیطرح انمین رائج ہے بلکہ نہایت کوشش بلیغ سے
اسکو رواج دے رہے ہین تو بتلاؤ اِنمین اور اُنمین فرق کیا ہے اور اس مسئلہ کا فیصلہ مولوی صدر الدین
صاحب صدر الصدور دہلوی کے سامنے ہو چکا ہے بعد اُسکے جب اِس بارہ مین کلام کیا جب ہی جواب
کافی انکو ملا ہے بہت رسائل و فتوے طبع ہو چکے ہین اب اِن دنون مین ایک فتوی مولوی قاضی
وزیر الدین صاحب دہلوی نے لکھا ہے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا
عَرَبِيًّا الخ سورہ الزُّخرف رکوع ۱ - اور حدیث نبوی اقرأوا القرآن بلحون العرب واصواتها
الخ تو آیت و حدیث سے ثابت ہے کہ قرآن زبان عربی ہے اور ساتھ لہجہ اور آواز عرب کے پڑھا جاوے
سو تمام اہل عرب و عجم بالاتفاق ولا الضآلین پڑھتے ہین اور ولا الظآلین تو اہل شیعہ اور اُنکے
پیرو غیر مقلدین ہی پڑھتے ہین اگر اہل عرب سے ثابت کر دے تو پچاس روپیہ انعام کے پاوے انتہی اسیر
سواہیر قریب مبین[۲] علما کے ہین مطبوعہ گلشن ریاض آگرہ ۱۳۰۷ھ جب انکا طریق اُنکے مطابق ہو تو اہل سنت
کے علما نے جن آیات سے اِنکو رد کیا ہے تو تمکو بھی یہی چاہیئے کہ انکو بھی اُنہی کا مصداق جانو اور اُن ہی
آیات وغیرہ سے اُنکو رد کرو اور جس وضع پر اُنسے معاملہ کرنیکا حکم ہے اُنسے بھی اُسیطرح کرو بہ سبب اِسکے کہ
بعض عقائد انکے مثل ولا الظالین کے مفسد نماز ہین اور بعضے موجب کفر ہین جیساکہ قدرے قلیل معلوم بھی
ہوا اِس سے باقی کا اور کتب سے معلوم کر لو لیکن مجموعہ انکا تو اہل سُنّت کے خلاف ہونے پر کوئی شک و شبہ
نہین پھر اُنسے معاملہ اہل سنت کا سا کرنا بعید از عقل و نقل ہے ۱۲ حاشیہ ص۱۱ کا تمام ہوا اب ص۱۱ سطر ۱۵ سے شروع کرو

دوسری آیت مذکورہ بالا مین مرقوم ہے خدا جل شانہٗ بطور دین جاری نہونے دیتا
اِسیطرح مردود ہے اامان دین[م] خصوصاً حضرت عمرؓ کو بدعتی کہنے والا جنکی شان مین آیات

واحادیث وارد ہین بلکہ چودہ آیات حضرت عمر رض کی رائے کے موافق نازل ہوئین اور حضرت
نے انکے حق مین فرمایا وعن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل
الحق علی لسان عمر وقلبہ یعنی مقرر اللہ نے پیدا کیا حق بات عمر رض کی زبان اور دل پر اور غنیۃ الطالبین
کے صفحہ ۱۹۴ مین غوث الثقلین رح نے یہ حدیث نقل کی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابی فجعلھم انصاری وجعلھم اصھاری
وانہ سیجئ فی اخر الزمان قوم ینقصونھم الا فلا تاکلوھم الا فلا تشاربوھم الا فلا تناکحوھم
الا فلا تصلوا معھم الا تصلوا علیھم حلت اللعنۃ حاصل ترجمہ کا یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا
نے کہ اللہ تعالی نے سب خلایق سے مجھکو منتخب کیا اور منتخب کئے واسطے میرے یار میرے اور
کیا انکو مددگار میرے اور کیا انکو سسرال میری (یعنی ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رض) اخیر زمانہ
مین بعض لوگ نسبت نقصان کی کرینگے طرف انکے آگاہ ہو کہ معاملہ کھانے اور پینے اور
(یعنی رتبہ گھٹا دینگے)
رشتہ داری کا رکھنا ساتھ انکے اور انکے ساتھ ملکر نماز ادا کرنے سے بھی پرہیز کرنا اور نہ پڑھنا
جنازہ انکا اور وہ لوگ مورد لعنت ہین وایضاً لما کان الطعن علی السلف من اشد انواع
الایذاء اللسانی کما حررہ الدہلوی تحت قولہ تعالی واصبر علی ما یقولون الخ لم یکن الطاعن
مسلماً لقولہ علیہ السلام المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ اور اسیطرح عرش پر مستقر جاننے
والا خدا جلشانہ کو مردود ہے قال الرازی تحت قولہ تعالی ثم استوی علی العرش ان القول بانہ
سورۃ الفرقان رکوع ۵ ۱۳۵
تعالی مستقر علی العرش او جالس علی العرش او بجہۃ فوق او طرف علو باطل ومردود
بوجوہ عقلیۃ ونقلیۃ اور تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے کہ آیات متشابہات پر عمل کرنیوالے ظاہر معانی آیات
کے لیکر عوام کو گمراہ کرتے ہین (وھذہ عبارتہ) قال اللہ تعالی فاما الذین فی قلوبھم زیغ اے
سورۃ آل عمران رکوع ۱
عدول عن الحق کالمبتدعۃ فیتبعون ما تشابہ منہ فیتبعون بظاھرہ او بتاویل باطل ابتغاء
الفتنۃ طلب ان یفتنوا الناس عن دینھم بالتشکیک والتلبیس انتھی ملخصاً - اور شاہ ولی اللہ
صاحب رح نے عقد الجید مین لکھا ہے کہ مطلقہ ثلثہ کو بدون حلالہ کے درست کہنے والے عالم کو روسیاہ

کر کے نکالدینا لازم ہے (وھذہ عبارتہ) فقیہ یفتی بمذھب سعید بن المسیبؓ ویزوج
للزوج الاول بقیت مطلقۃ بثلث تطلیقات کما کانت ویسود وجہہ ویبعد انتھی وقد بالغ
المحقق ابن ہمامؒ فی ردہ فی آخر باب الرجعۃ حیث قال لا فرق فی اشتراط المحلل بین کون
المطلقۃ مدخولا بہا اولا بتصریح اطلاق النص وما وقع فی بعض الکتب بخلافہ فھو ذلۃ
عظیمۃ مصادمۃ للنص والاجماع لایحل للمسلم ان ینقلہ لانہ حینئذ ینفتح باب الشیطان
وایضا لا یسوغ الاجتہاد لفوات شرطہ من عدم مخالفۃ الکتاب والاجماع نعوذ باللہ
من الزیغ والضلال والامر فیہ من ضروریات الدین لایبعد اکفار مخالفہ انتھی ملخصا
یعنی مطلقہ مذکورہ کو بدون حلالہ کے درست کہنے والے کو شرعًا کافر قرار دینا بعید نہیں اور اسطرح
احادیث منسوخہ اور ماؤلہ پر بلا تاویل عمل کرنیوالیکا مردود ہونا ظاہر ہے چونکہ تقلید شخصی کے وجوب
اور عدم وجوب مین اگرچہ بعض مقدمین کو کلام ہے لیکن مستحسن ہونے اُسکے مین کسی اہل حق
کو کلام نہین کیف وقد قال اللہ تعالیٰ وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ولا شک ان الائمۃ
(سورہ لقمان رکوع ۲ - ۱۲)
الاربعۃ من المنیبین الی اللہ پس تقلید کو حرام اور مقلدین کو مشرک کہنے والا شرعًا کافر
بلکہ مرتد ہوا لان تحریم ما احل اللہ واکفار المسلم کفر والکفر بعد الاسلام ارتداد و
کذا قال فی التفسیر النیشاپوری اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحۃ وقصد بذبحہا
التقرب الی غیر اللہ صار مرتدا اور افترا مندرجہ استفتاء درباب اکل قروط مذکورہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کفر صریح اور ارتداد قبیح ہے وذکر صاحب الاخلاء فی عصمۃ الانبیاء بما
حاصلہ ان کل من قال قولا یدل علی استہانۃ نبی من الانبیاء من مثل ان ینسب الیہ
اتیان کبیرۃ سواء کان قاصدا لاب اولم یقصد لکن صدر عنہ اما الجہالۃ او اثر
غم او قلۃ مراقبۃ وقلۃ مبالاۃ فی بیانہ وتہور فی کلامہ فھو ساب لہ وحکمہ القتل
بالکتاب والاجماع قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا فکل من اذی النبی فھو ملعون وقال اللہ تعالیٰ
(سورۃ الاحزاب رکوع ۷ - ۱۲)

مَلْعُونِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝ فعلم ان الملعون واجب القتل عن علی
سورة الاحزاب رکوع ۸ ۱۲
ابن ابی طالب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من سب نبیا فاقتلوه ومن سب
اصحابی فاضربوه ولهذا اجمع العلماء من المفسرین والمحدثین وائمة الفتوی من الجهابذة
من لدن الصحابة رضی الله عنهم اجمعین الی یومنا علی ما ذکرناه ولا یقبل عذره
بالجهل اذ لا یعذر احد فی الکفر بالجهالة لان معرفة ذات الله وصفاته وما یتعلق
بانبیائه فرض عین مجملا فی مقام الاجمال ومفصلا فی مقام التفصیل ولهذا افتی
فقهاء الاندلس بقتل ابن حاتم بما شهد علیه من استخفافه بحق النبی صلی الله علیه
وسلم وتسمیته ایاه اثناء مناظرته بالیتیم وزعم ان زهده صلی الله علیه وسلم لم
یکن قصدا ولو قدر علی الطیبات اکلها وهذا اجهل من ذلک الملعون بما جاء انه
علیه السلام خیر بین ان یکون نبیا ملکا وبین ان یکون نبیا عبدا فاختار الفقر و
قال اجوع یوما فاصبر واشبع یوما فاشکر فالملعون المذکور اراد الطعن فی زهده
والقدح فی فقره مع انه محل فی فخره تواضعا لربه وانکسارا فی امره فان کان القائل
ممن تصدی لان یوخذ عنه العلم والروایة او یجزم بحکمه لکونه امیرا وقاضیا
او یجزم شهادته بعدالته ویفتی فی الحقوق یجب علی سامع قوله الافشاء و
الاشاعة بما سمع منه والتنفیر للناس عنه ویجب الشهادة علیه بما قاله لیجتنب
عنه ویجب علی من بلغه ذلک الذی صدر عنه من ائمة المسلمین انکاره وبیان
کفره وفساد قوله صیانة للانبیاء عن الطعن والنقص لا یجوز التهاون عنها فی حق
مؤمن الا اذا قام لهذا من علا به الحق وانفصلت به الحکومة وظهر به الصدق سقط
عن الباقین لکن مع ذلک یستحب لهم الدعوی والشهادة للتقویة والتشهیر للفضیحة
والمبالغة فی الاجتناب والاحتراز وقد صرح علماؤنا الحنفیة بتکفیر من اعتقد ان النبی
صلی الله علیه وسلم یعلم الغیب لان الانبیاء علیهم السلام لا یعلمون الغیب فمن اعتقده

خلافه فقد افترى عليهم وحكم الافتراء قد مر من القتل والمشهور من مذهب مالك
واصحابه رح واقوال السلف وجمهور العلماء قتل السباب والمفتري حدا لا كفرا ان ظهر
التوبة منه قال محمد رح بن سحنون اجمع العلماء الاعصار انه كافر من شك في كفره
فقد كفر ولحق به واذا سمعت هذا فلا اظنك شاكا في ان اخراجهم من المساجد
من الواجبات المتمة للعامة لاسيما للعلماء المشتهرين بالفتوى خلاصہ مطلب اس
کلام کا یہ ہے کہ آنحضرت صلعم پر افترا کرنے والا مرتد ہے اور حکام اسلام کو لازم ہے کہ اسکو قتل
کرین اور عذرداری اسکی باین وجہ کہ مجھکو اسکا علم نہ تھا شرعًا قابل پذیرائی نہین بلکہ بعد توبہ
کے بھی اسکو مارنا لازم ہے یعنی اگرچہ توبہ کرنے سے مسلمان ہوجاتا ہے لیکن ایسے شخص کے
واسطے شرعًا یہی سزا ہے کہ اسکو حکام اسلام قتل کرڈالین یعنی جیسے حدِ زنا توبہ کرنے
سے ساقط نہین ہوتی اسیطرح یہ حد بھی تائب ہونے سے دور نہین ہوتی اور علماء اور مفتیان
وقت پر لازم ہے کہ بمجرد مسموع ہونے ایسے امر کے اسکے کفر وارتداد کے فتوی دینے
مین تردد نہ کرین ورنہ زمرہ مرتدین مین یہ بھی داخل ہونگے کیونکہ صیانت انبیا کی طعن اور
نقص سے ہر فرد مکلف پر ہر لحظہ ضروریات دین سے ہین اسیواسطے علماء شہر اندلس نے ابن حاتم
کو جو ذی علم اور ہم جلیس مفتی وقت کا تھا بمجرد اطلاق کرنے لفظ یتیم کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر حکام وقت سے قتل کروا ڈالا اور عوام اہل اسلام پر لازم ہے کہ بمجرد وقوع ایسے
مفسدہ کے مدعی اور گواہ ہوکر حکام سے سزایابی اسکی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرین اور
اسکے نزدیک جانے سے لوگون کو باز رکھین یعنی ملاقات اور صحبت اسکی کو زہر قاتل سے بدتر تصور
کرین ورنہ موجب آیت وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ اور آیت تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ
يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ
هُمْ خَالِدُونَ ○ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ
كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ زمرہ مرتدین مین داخل ہوگا ۔ اب ہم ان علماؤن کی خدمت

مین عرض کرتے ہین کہ جو اس فریق کا اخراج مساجد اہل حق سے ممنوع سمجھتے ہین لائل شرعیہ سے دعا اپنے کو مدلل فرما دین ورنہ اپنے قول سے رجوع کرین وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔ سورۂ بقرہ رکوع ۲۶ – ۱۲

سوال

اہل قبلہ کو کافر کہنا ہرگز شرعًا درست نہین پس تم ان لوگون کو کافر اور مرتد کیون کہتے ہو ۔

جواب

البتہ اہل قبلہ کی تکفیر بلا صدور کلمہ کفر ممنوع ہے لیکن جبکہ اہل قبلہ سے کوئی امر مؤدی بکفر صادر ہو اُسوقت انکو کافر قرار دینا قرآن سے ثابت ہے قال اللّٰہ تعالیٰ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ یہ آیت بیچ جواب اہل کتاب کے وارد ہے یعنی یہ گروہ کہین کہ باوجود نمازی ہونے کے ہمکو فروشندۂ ہدایت کیون کہتے ہو تو اللہ تعالیٰ اُنکے رد مین فرماتا ہے نہین ہے نیکی پھیرنا مونہہ کا وقت نماز کے طرف مشرق اور مغرب کے یعنی نماز بدون درستگی عقائد کے مثمر ہدایت و مغفرت نہین لیکن نماز مثمر ہدایت و مغفرت اُس شخص کے ہے جو ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور ساتھ فرشتون اور پیغمبرون کے اور دیا مال کو باوجود دوستی اُسکی کے راہ خدا مین صاحب قرابت اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون کو اور ادا کرے نماز کو باتوجہ ظاہری و باطنی اور ادا کرے زکوٰۃ مال کی اور وفا کرنے والے عہدون کے جب عہد باندھین ساتھ کسی کے ❊ شاہ عبد العزیز صاحب فرماتے ہین کہ یہ عہد جمیع عہود کو شامل ہے خواہ عہد بندے کا خدا سے ہو یا بندے کا بندے سے جیسا پیری مریدی اور اُستادی شاگردی اور ایسا ہی

سورۃ البقرہ پارہ ۲ رکوع ۶ ۱۲ — تفسیر پارہ ۲ صفحہ ۱۲۶ مطبوعہ ۱۲

عہد ما بین امت و پیغمبر یہ سب عہود متضمن عہد خداوند ہین یعنی پیر و مرید شاگرد و استاذ
پیغمبر و امت ہر ایک پر لازم ہے کہ موافق رضامندی رب العالمین ان عہود کو وا کرین
راقم کہتا ہے پس داخل ہونا معاہدۂ تقلید کا بھی اس آیت مین اظہر من الشمس و ابین من
الامس ہے اور صبر کرنے والے سختی اور بیماری مین اور وقت جنگ کے صاحبان اوصاف
مذکورہ گروہ راستبازون سے ہین اور یہی گروہ پرہیزگار ہین۔ شاہ عبد العزیز صاحب رح
فرماتے ہین کہ نیکوکاری عبارت مجتمع ہونے اوصاف مذکورہ سے ہے اگر ایک صفت
صفات مذکورہ سے فوت ہو نام نیکوکاری کا اوسپر صادق نہین آتا پس صرف نمازی ہونا
غیر مقلدین کا باوجود انکار تقلید جو آیات و احادیث سے حقیت اسکی ثابت ہے اور عہد شکنی
تقلید اور جمع کرنا نماز و نکا بلا عذر جو داخل اضاعت صلوٰۃ ہے اور عمل کرنا آسان آسان
مسائل پر جو غیر مقلدون کو من آمن باللہ و النبیین و الموفون بعہدہم و اقام الصلوٰۃ و
الصابرین فی البأساء و الضراء کے مصداق سے خارج کرتا ہے اور ہر دو دلیت غیر مقلدین کو
مانع نہین جیساکہ شاہ عبد العزیز صاحب رح نے زید بن رفیع سے نقل کیا ہے کہ ایشانرا کسے
از احوال خوارج پرسید کہ در تکفیر ایشان چہ میگوئید ایشان از اصحاب قبلہ اند و نماز و روزہ را
بطریق اسلام بعمل می آرند زید بن رفیع گفت کہ بر استقبال قبلہ و نماز روزہ فریفتہ نشوید
نشنیدہ باید کہ خدا تعالی چہ فرمودہ است لیس البر ان تولوا تا آخر آیت پس ہر کہ ایمان خود را
باین چیزہا درست کرد مومن است و ہر کہ بیکے ازینہا منکر شد کافر است انتہی پ پارہ ۲

سوال

اگر غیر مقلد کہین کہ ہمارا عمل درآمد بموجب اسی آیت کے ہے

جواب

اگرچہ تم لوگ اپنے زعم مین مثل خوارج وغیرہ فرقہائے باطلہ کے اپنے آپ کو عامل قرآن
سمجھتے ہو لیکن جب تم بموجب تحقیق اہل سنت جماعت کے مثل خوارج کے در پردہ منکر قرآن

ہوئے تو ہم تمکو اہل حق کسطرح قرار دین اور نیز جبکہ ہم لوگ تمہارے نزدیک مشرک ہوئے پس مسلمان جاننا ہمارا تمکو گویا اپنے مشرک ہونے پر اقرار کرنا ہے پس بنا بر تحقیقات صدر اخراج کرنا انکا مساجد سے لازم ہے لقولہ تعالیٰ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ الآیۃ قال الرازی ناقلا عن الواحدی دلت ھذہ الآیۃ علی ان الکفار ممنوعون من عمارۃ مسجد من مساجد اللہ وفی البیضاوی عمارۃ المسجد اقامۃ العبادۃ و الذکر و درس العلم یعنی کفار کو واسطے عبادت کے بھی مسجد مین داخل ہونا درست نہین اور نیز بر تقدیر ارتداد حق تولیت مساجد کا بعد ارتداد کے باقی نہین رہتا ہے قال فی الوقایۃ ویزول ملک المرتد عن مال موقوفا فان اسلم عاد انتھی +

سوال

بعض غیر مقلد امور مذکورہ استفتا سے اپنی برئیت ظاہر کرتے ہین +

جواب

اگرچہ بعض غیر مقلد بظاہر کلمات مذکورہ سے برئیت اپنی بیان کرتے ہین لیکن چونکہ موالات اور معاونت انکی مد نظر رکھتے ہین مثلاً اگر کوئی مقدمہ غیر مقلدین کا ساتھ اہل سنت کے ہندوستان یا بنگالہ یا پنجاب وغیرہ مین واقع ہو چندہ جمع ہو کر روانہ ہوتا ہے اور بذریعہ خطوط تحریری مدد پہنچتی ہے پس یہ لوگ بھی بموجب آیت وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اسی فریق مین داخل ہوئے اگرچہ ایسے اشخاص کی نسبت ہم فتویٰ صراحۃً کفر و ارتداد کا نہین دے سکتے لیکن اخراج انکا بھی مساجد سے ضرور ہے کیونکہ خلط ملط انکے سے عقائد عوام کے بگڑ کر اہل سنت کو سخت صدمہ پہنچتا ہے اور اخراج انکا داخل ظلم نہین بلکہ عین عدل ہے پس نکالنے والا داخل وعید آیت وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا مین داخل نہین کیونکہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ جو شخص اہل حق کو مساجد مین عبادت نکرنے دے اور مسجد کے ویران کرنے

نہیں ہوتی ہو جیسا کہ مشرکین مکہ نے حضرتؐ کو مکہ سے روکا اور نصاریٰ نے بیت المقدس
کو فتح کرکے ویران کیا وفی البیضاوی عام لکل من خرب مسجدا وسعی فی تعطیل مکان
للعبادة وان نزل فی الروم لما غزوا بیت المقدس وخربوہ وقتلوا اھلہ والمشرکین لما
منعوا رسول اللہؐ ان یدخل المسجد الحرام عام الحدیبیۃ انتہی اور یہ مراد نہیں کہ کسیکو
مسجد سے نکالنا درست نہیں اگرچہ اُسکے آنے سے ایذا اور فتنہ متوقع ہو ورنہ آنحضرت
صلعم لہسن پیاز کھانے والے کو مسجد سے اور سیدنا امیر المؤمنین عمرؓ عجوزہ مجذومہ کو طواف
مکہ سے مانع نہ آتے اور سیدنا امیر المؤمنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ واعظ بے علم کو مسجد سے
نہ نکالتے عن ابن عمرؓ ان النبیؐ قال فی غزوۃ خیبر من اکل من ھذہ الشجرۃ یعنی الثوم
فلا یقربن مسجدنا رواہ البخاری وعن ابی ملیکۃؓ ان عمر بن الخطابؓ مر علی امراءۃ
مجذومۃ تطوف بالبیت قال یا امۃ اللہ لا تؤذی الناس لو جلست فی بیتک
الحدیث رواہ محمدؒ فی موطاہ شاہ عبد العزیز صاحبؒ در تفسیر عزیزی نوشتہ اند کہ مفسر
و مجتہد و دین را می باید کہ علم ناسخ و منسوخ داشتہ باشد و بدون این علم او را حکم شرع از غیر
آن شناختن معلوم نمی تواند شد بسا کہ حکم منسوخ را حکم شارع دانستہ فتوی خواہد داد و در غلط
خواہد افتاد و لہذا ابو جعفر نحاسؒ از حضرت امیر المؤمنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ روایت نمودہ
کہ ایشان روزے در مسجد کوفہ داخل شدند دیدند کہ شخصے وعظ می گوید پرسیدند کہ این کیست
مردم عرض کردند کہ این واعظ است کہ مردم را از خدا می ترساند و از گناہان منع می کند فرمودند
کہ غرض این شخص آنست کہ خود را انگشت نمائے مردم سازد او را پرسید کہ ناسخ را از منسوخ جدا
میدانی گفت کہ این علم خود ندارم فرمودند کہ او را از مسجد برآرید انتہی بلفظہ پس جبکہ روکنا
مسجد سے بسبب بوئے لہسن اور طواف سے بسبب علت جذام اور نکالنا واعظ کا
بسبب عدم امتیاز ناسخ و منسوخ شرعا درست ہوا تو غیر مقلدوں کو جو جامع امور مذکورہ کے
ہیں نکالنا بطریق اولیٰ درست ہوا اور بسبب لحوق مرض باطنی کے جو جذام سے بڑھکر ہے

یعنی تعصب ۱۲   یعنی غیر مقلدی ۱۲

اور مساجد مین انکے آنے سے فتنہ اور فساد برپا ہوتا ہے اور حق تعالیٰ مفسد کو دوست نہین رکھتا حیث قال وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ (یعنی ہر ایک قسم مین موجود ہے ۱۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین (سورۃ المائدہ رکوع ۹ — ۱۲) الراقم محمد ولد مولوی عبد القادر صاحب مرحوم لودیانوی حال وارد عظیم آباد - چونکہ این مردم بموجب حدیث اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار خارج اند از فرقہ ناجیہ (یعنی غیر مقلدین ۱۲) پس این خارجیان را از مساجد ہم خارج باید کرد واللہ اعلم کتبہ العبد الضعیف المسمی بہ سید اکبر مدرس مدرسہ کوئل (یعنی مقلدین حق ۱۲ / یعنی فرقہ باطل ۱۲) متعلقہ عبد الشکور خان متوطن پشاور حال وارد عظیم آباد

الراقم محمد حنیف ساکن جلال آباد - من اجاب فقد اصاب سید شمس الدین

المجیب مصیب واللہ در المجیب ابراہیم عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - **سوال** چہ میفرمایند علماء دین مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ شخصے اول جو وگندم را حلال می انگارد ومیگوید کہ بجز شراب انگور حرام نیست - دوم معنی کلام اللہ عام فہم است تاویل را در وراہ نیست سوم اسماء اولیاء اللہ رحم بحقارت یاد میکند چنانچہ بنسبت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ بزبان ہندی میگوید کہ تمہارے پیر صاحب نے ایسا کہا اور ایسا کہا ہے چہارم میگوید کہ مرتبۂ شہداء از انبیاء برتر است بینوا توجروا **الجواب** شراب گندم وجو وغیرہ سب حرام ہے بموجب اس حدیث کے عن ابن عمر رضی کل مسکر خمر وکل خمر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنہا لم یتب لم یشربہا فی الآخرۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک نشہ دار چیز شراب ہے اور ہر نشہ دار چیزین حرام ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین اور ہمیشہ شراب کو پیتا رہا اور بدون توبہ کے مرگیا تو وہ آخرت مین بہشت کی شراب نہ پیویگا **فائدہ** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ شراب جو گندم وغیرہ مسکرات سب حرام اور داخل خمر ہین کذا فی المشارق - پس حلال گمان کرنیوالے پر خوف کفر ہے بلکہ جو شخص مقدار مسکر اسکے کا پینا جائز اعتقاد کرے کافر صریح ہونا اسکا بعید نہین کیونکہ اسکی حرمت مین کسی امام کو کلام نہین **جواب مسئلہ دوم** جمیع کلام الٰہی را عام فہم گفتن اسجاست قال اللہ

تعالی هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ مِنْهُ اٰیَاتٌ مُّحْکَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ
الآیة سورۂ آل عمران رکوع ۱ وفی الاتقان ومن المتشابهات آیات الصفات نحو اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی سورۂ طٰہٰ رکوع ۱ وَالسَّمٰوٰتُ
مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ سورۂ الزمر رکوع ۷ الخ جمهور اهل السنة ومنهم السلف واهل الحدیث علی الایمان بها وتفویض معناها
المراد الی الله تعالی ولا نفسرها مع تنزیهنا له عن حقیقتها انتهی ملخصًا **جواب مسئلۂ سوم**
این قول او در حق غوث الاعظم رضی الله عنه موہم زندقه است ولهذا امر خالد رض بن الولید بقتل مالک بن
نویره حین قال مالک مع ادعاء کونه مسلمًا فی حق نبینا صلی الله علیه وسلم قال صاحبکم کذا و
کذا فغضب علیه الخالد رض وقال یا کلب کان محمد صلی الله علیه وسلم صاحبنا فقط وما کان صاحبکم
کذا فی حدیقة الاحباب مالک بن نویره جب حضرت کائنات کا کوئی قول نقل کرتا تو ایسا کہتا قال
صاحبکم یعنی ایسا کہا تمہارے صاحب نے خالد رض غصہ ہو کر کہا کہ اے کتے پیغمبر خدا ہمارے ہی صاحب تھے تمہارے
صاحب نہین تھے پھر اسکو قتل کا حکم دیکر داخل فی النار کیا کذا فی حدیقة الاحباب - و مرتبۂ شهید سا برتر
از مرتبۂ پیغمبر دانستن کفر است و گوینده مرتد می شود و حکمش در استفتاء اول گذشت و الله اعلم و علمه اتم -
الراقم محمد ولد مولوی عبد القادر صاحب مرحوم لودیانوی الاجوبة کلها صحیحة الراقم سید شمس الدین عفی عنه ساکن عظیم آباد

بسم الله الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ جو نیچری نے وراثت شرعیہ کو ناقص
قرار دیکر ایک قانون تصنیف کرکے بنام وقف نامزد کیا اور لکھا کہ بدون اس قانون کے حفاظت ریاست
کی غیر ممکن ہے کیونکہ کوئی قاعدہ باب وراثت مین ایسا بیان نہین کیا گیا جس سے حفاظت ریاست
کی بخوبی ہو سکے پس ایسا شخص اور بلا پ کھنے والے اس سے زمرۂ اہل حق سے ہین یا نہین بینوا توجروا

جواب

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّالْبَاطِلَ بَاطِلًا یہ قانون سراسر ضلالت اور الحاد ہے لقوله تعالی فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ
اِلَّا الضَّلَالُ سورۂ یونس رکوع ۴ اور نامزد کرنا اسکو بنام وقف صرف ابلہ فریبی اور دھوکہ بازی مثل بانیان مسجد ضرار کے ہے
یعنی غرض اصلی مقنن کی ابطال دین محمدی ہے جیسا کہ ابن سبا یہودی نے بظاہر مسلمان ہو کر بنیاد

رفض نا قائم کرکے دین مین فساد ڈالا اسیطرح اِس نیچری نے سبق اوّل مین تقلید مذہب کو ترک
کرکے غیر مقلدی کو مولوی نذیر حسین صاحب بنگالی وغیرہ سے حاصل کرکے معاونت اور مدد انکی مین تا
مدید تمک کہ اُس فریق مین صاحب قدر و منزلت ہوا اور بعد اُسکے سبق دوم مین کتب احادیث سے اعراض
ظاہر کیا اب سبق سوم مین کلام الٰہی پر اعتراضات کرکے اہل اسلام کو قرآن پر عمل کرنے سے باز رکھنا
چاہتا ہے لیکن چونکہ خدا جل جلالہ وعم نوالہ اپنے کلام پاک اور دین متین کا خود حافظ ہے لقولہ
تعالیٰ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ مثل بانیان مسجد ضرار اور مسیلمہ کذاب کی طرح سوائے ذلت
سورۃ الحجر رکوع ۱ - ۱۲
ارتداد اور حسرت دارین کے مفتنین کو کوئی حظ حاصل نہوگا قال اللہ تعالیٰ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ
مُّكَذِّبِيْنَ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ترجمہ اور تحقیق ہم جانتے ہین کہ تم مین بعضے
سورۃ الحاقۃ رکوع ۲ - ۱۲
جھٹلانے والے قرآن کے ہین اور تحقیق یہ قرآن البتہ پچھتاوا ہے اوپر کافرون کے اور تحقیق یہ قرآن
صرف یقین ہے - خدا جل شانہ نے اپنے کلام پاک مین کُل قوانین اور امور مفیدہ بیان کردئیے

سلہ تقریر ابطال کتب مولوی نذیر حسین انکے ہی قلم سے ایسی ہی چار تحقیقین انکی
سنو اوّل معیار الحق سنہ ۱۲۸۲ھ کے صـ۲ مین تقلید شخصی کو مباح کیا اور پھر سنہ ۱۲۸۴ مین بموجب فتوی کے تقلید کو سنت کیا
اور پھر سنہ ۱۲۹۰ ثبوت الحق الحقیق صـ۳۳ و واقعۃ الفتوی کے صـ۱ مین تقلید کو بدعت و شرک و حرام کیا - اور پھر
سنہ ۱۳۰۰ مین بمقام کعبۃ اللہ شریف کے سامنے توبہ کی اور اپنے قلم سے لکھدیا کہ مین حنفی المذہب ہون انتہیٰ
ف توبہ نامہ ملحقہ التماس نامہ مطبوعہ محمود المطابع سنہ ۱۳۰۰ کے صـ۵ کو دیکھو تو رد تقلید مین جتنے کتب و فتوے
لکھے تھے سب رد اور باطل ہو گئے یہ کرامت اہل حق کی تھی بالتخصیص ابو حنیفہ رح کی ظاہر ہوئی آخر کو امر حق
بموجب اپنے وعدے کے انکے قلم سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ظاہر کرادیا - اب تم سب شکریہ اللہ جل شانہ
کا ادا کرو کہ حق جو تھی تقلید ایک امام کی وہ ظاہر ہو گئی کسی متعصب کا کوئی کید کام نہ آیا اور تقلید سنت
ہی مین اصل ہو گئی انکے فعل سے اب تم ایسا کرو تو اللہ تعالیٰ واجب بھی کہوا دیگا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اور وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِــُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ
سورۃ یوسف رکوع ۲ - ۱۲
بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۱۲ رسالہ تنبیہ مؤلفہ ابو محمد کا تمام ہوا پھر اب جتنی صفحہ کے سطر ہے آگے
سورۃ الصف رکوع ۱ - ۱۲

ہین لقولہ تعالیٰ مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتَابِ مِنْ شَیْءٍ چنانچہ قواعد حفظ ریاست وغیرہ کو علی وجہ
(سورۃ الانعام پارہ ۷ رکوع ۴ — ۱۲)
الاستیعاب تمہید وراثت مین صراحۃً ارشاد فرمایا وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ
اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ
حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا
إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ
فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ حَسِيبًا ۝ **ترجمہ** اور مت دو
(سورۃ النساء رکوع ۱ پارہ ۴ — ۱۲)
بیوقوفون کو مال اُنکے جو کئے ہین اللہ نے واسطے تمہارے معیشت قائم رہنا اور کھلاؤ اُنکو
اُسمین سے اور پہناؤ اور کہو واسطے اُنکے بات اچھی اور آزمایا کرو یتیمون کو یہانتک
کہ جب پہنچین نکاح کو پس اگر پاؤ تم اُن مین سے ہوشیاری پس حوالے کرو طرف
اُنکے مال اُنکے اور مت کھاؤ مال اُنکے کو زیادتی سے اور جلدی سے یہ کہ بڑے ہوجاوین
اور جو کوئی ہو بے احتیاج پس چاہئیے کہ بچے اور جو کوئی ہو فقیر پس کھاوے ساتھ انصاف
کے پس جب حوالے کرو طرف اُنکے مال اُنکے پس گواہ پکڑو اوپر اُنکے اور کفایت ہے اللہ حساب
لینے والا **فائدہ** یعنی ولی اور وصی کو لازم ہے کہ لڑکے کو تسلی اور تشفی دیتا رہے اور اُسکے مال سے
بقدر ضرورت اُسکے کھلانے پلانے مین خرچ کرتا رہے اور اگر خود محتاج ہے تو بقدر نوکری کے اپنے مصارف
مین خرچ کرے اور باقی مال بعد بلوغ اور ہوشیار ہونے اُسکے کے روبرو گواہون کے حوالے کرے
اور ہر دام سمجھا دے آور حکام وقت بھی بروقت انتقال رئیس باقتدار جسکی اولاد مین کوئی صاحبزادہ
حد بلوغت کو نہ پہنچا ہوا جنسٹ مقرر کرتے ہین تا وقتیکہ کوئی خلف حد بلوغت کو پہنچکر چال چلن اپنا
درست نہین کرتا تب تک امور ریاست کا اختیار نہین دیا جاتا اگر موجد قانون اسی آیت
کو حکام وقت کے آگے پیش کرکے بطور عموم جاری کرواتا تو فلاح دارین سے بہرہ یاب
ہوتا لیکن مثل گزدم کے کج فہمون کو راہ ہدایت نہین سوجھتی — قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ
سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ط وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ

آیۃ لا یؤمنوا بہا وان یروا سبیل الغی یتخذوہ سبیلا ؕ بلکہ جو لوگ کوشش دین
سورۃ الاعراف رکوع ۱۷ پارہ ۹ ۔۱۲
مین مصروف ہین اُنہین کو خدا تعالیٰ یہ رتبہ عظمیٰ عطا فرماتا ہے قال اللہ تعالیٰ والذین
جاھدوا فینا لنہدینہم سبلنا ؕ خدا جل جلالہ وعم نوالہ نے بعد تمہید قوانین
سورۃ العنکبوت رکوع ۷ پارہ ۲۱ ۔۱۲
مذکورہ کے سہام ورثہ کو بلفظ وصیت جو مشعر کمال اہتمام کو ہے شروع فرمایا حیث
قال یوصیکم اللہ فی اولادکم الآیۃ رکوع چونکہ حکمت کمی وزیادتی سہام کو علی ماینبغی
سورۃ النساء پارہ ۴ رکوع ۲ ۔۱۲
ہماری عقول نہین پاسکتین لہذا خدا جل جلالہ عم نوالہ نے مابین ذکر سہام کے یون
ارشاد فرمایا اٰباؤکم وابناؤکم لا تدرون ایہم اقرب لکم نفعا فریضۃ من اللہ ان
اللہ کان علیما حکیما ؕ یعنی تمکو بلا تفتیش احکام میرے پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ
سورۃ النساء پارہ ۴ رکوع ۲ ۔۱۲
علیم حکیم کا فعل خالی حکمت سے نہین ہوتا اور بعد ذکر سہام کے خدا جل جلالہ وعم نوالہ
نے فرمان برداروں کو بشارت دخول جنت سے مشرف فرمایا اور نافرمانون کو
مستحق دخول دوزخ اور عذاب ذی اہانت کا قرار دیا حیث قال تلک حدود اللہ
ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنات تجری من تحتہا الانہار خالدین
فیہا وذلک الفوز العظیم ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ
یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مہین ؕ پس ضلالت ایسے شخص سے
سورۃ النساء پارہ ۴ رکوع ۲ ۔۱۲ یعنی مثل جہل ۱۲
سے ہر اہل اسلام کو لازم بلکہ الزم ہے کہ پرہیز کرے ورنہ مورد غضب پروردگار کا ہوگا
قال اللہ تعالیٰ تری کثیرا منہم یتولون الذین کفروا لبئس ما قدمت
لہم انفسہم ان سخط اللہ علیہم وفی العذاب ہم خالدون ولو کانوا
یؤمنون باللہ والنبی وما انزل الیہ ما اتخذوہم اولیاء ولکن کثیرا
منہم فاسقون ؕ واللہ اعلم وعلمہ اتم واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ؕ
سورۃ المائدہ رکوع ۱۱ پارہ ۶ ۔۱۲

الراقم خادم الطلبا محمد ولد مولانا وبالفضل اولٰنا مولوی عبد القادر
صاحب لودیانوی حال وارد عظیم آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم معلوم ارباب خبرت و مفہوم اصحاب عبرت ہو کہ یہ مغلن یعنی سید احمد خان سی ایس آئی بہادر کشمیری الاصل دہلی المولد ہین اور حقیقت ایمان انکی جلد اول مقدمات تفسیر بیبل اور تفسیر قرآن جو بالفعل چھپ رہی ہے اور ترجمہ تاریخ ہندوستان اور باقی مؤلفات انکے سے ظاہر و باہر ہے کہ باوصف ادعاء اسلام کوئی دقیقہ ابطال شریعت کا فروگذاشت نہین کیا لیکن بفحوای حدیث لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرہم من خالفہم حق جل و علا ایک گروہ حق پژوہ کو واسطے سرکوبی اہل باطل کے موفق فرماتا ہے اگرچہ ہذیانات اہل باطل سے بعض حمقا کے ایمان کو صدمہ پہنچتا ہے مگر موافق مضمون شعر نظامی ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد + خمیر مایۂ دوکان شیشہ گر سنگ ست + بہ نسبت مؤمنین کاملین موجب استحکام عقائد حقہ کے ہوتے ہین یعنی جسطرح مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے حدوث اہل فتن و بروز دجالون کذابون کا احادیث مین ارشاد فرمایا تھا ویسا ہی ظہور مین آیا چنانچہ مقنن صاحب (یعنی سید احمد خان ۱۲) کو بھی مولوی صدیق حسن خان صاحب بہادر نے مصداق احادیث مذکورہ کا اپنی کتاب حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ مین بنایا اور حقیقت حال یہ ہے کہ دین اسلام کی ایسی ایک بنیان مرصوص اور عمارت مستحکم ہے کہ کسی خلل انداز کی قوت سے ایک خشت بھی (بنیادوں کی ۱۲) اسکی اپنی جگہ سے جنبش نہ کریگی کیف و قد قال اللہ تعالی انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون ۵ یہ وہ سراج منیر دین محمدی اور مصباح مضئ شرع احمدی ہے (یعنی چراغ روشن ۱۲) کہ کوئی بدخواہ اپنے ہواے مکر و کید سے اسکو گل نہین کرسکتا بلکہ خسران دارین کا ثمرہ حاصل کرتا ہے ؎ چراغے را کہ ایزد بر فروزد + ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد + واللہ اعلم و علمہ اتم و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین کتبہ العبد الضعیف ولایت علی فرخ آبادی عفا عنہ مدرس مدرسۂ مولوی **محمد سعید** صاحب عظیم آبادی **عمت**

اشتہار — یہ رسالہ اور اسکے حاشیہ کی کتب بلکہ فریقین یعنی مقلدین اور غیر مقلدین کی مع دیگر فرق باطلہ کے اور انکے رد و قدح کی کتابین بہت کثرت سے اتنی کہ اونکی کہین کسی شہر مین اتنی نہین ہین یہان موجود ہین شہر دہلی پھاٹک حبش خان دوکان عبد الرزاق و ابوبکر کتب فروش

۱-۲ ۲۹۷۴۳۹

آخری درج شده تاریخ پر یه کتاب مستعار
لی گئی تهی مقرره مدت سے زیاده رکهنے کی
صورت میں ایک آنه یومیه جرمانه لیا جائے گا۔

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ ، مجلس انتظامی ، مجالس تعلیمات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ عہدہ داران جامعہ

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات ... دس کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ اور اراکین دارالترجمہ ... دو کتابیں ... اور تحقیقاتی جماعتوں کے

۳۔ طلبائے ایم اے ، ال ال بی ... کے طلبہ تین کتابیں ، دو ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ طلبائے پانچ کتابیں ... ہوں تو طلبہ سے حساب

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائے گا۔ ... سکیں گی مگر ... ذمہ داری

۵۔ بشرط موقع کتابیں گھر جاری کی جاسکیں گی ، مگر کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو ... پیش کرنا ہوگا۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان سیاہی یا پنسل سے نہ لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہ کی جا سکیں گی۔ فقط